

سہولت پسندی کی دنیا میں اصولوں پر استقامت

ذاتی زندگی ہو یا پیشہ ورانہ معاملات، انسان کے لیے مشکل ترین چیلنجز میں سے ایک اپنے اصولوں پر قائم رہنا اور اس کے نتیجے میں ہونے والی تنقید کا سامنا کرنا ہے۔ جب ہم واضح معیارات — خواہ وہ اخلاقی ہوں یا پیشہ ورانہ — کے مطابق زندگی گزارنے کا انتخاب کرتے ہیں، تو ہمیں اکثر مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لوگ ہمیں "سخت گیر"، "ضدی" یا یہاں تک کہ "فسادی" بھی کہہ سکتے ہیں۔ تاہم، حقیقت یہ ہے کہ طے شدہ معیار (Standards) کے بغیر نہ تو کوالٹی (Quality) برقرار رہ سکتی ہے، نہ بھروسہ اور نہ ہی دیانتداری (Integrity)۔

با اصول شخص کا جذبہ

تعمیراتی شعبے کے بڑے منصوبوں پر کام کرنے والے ایک کوالٹی انجینئر (Quality Engineer) کی مثال لیں۔ اس کی ذمہ داری یہ یقینی بنانا ہے کہ حفاظتی اور معیاری ضوابط پر بغیر کسی استثناء کے عمل درآمد ہو۔ جب وہ ان ضوابط کی پاسداری پر زور دیتا ہے، تو منصوبے کی رفتار سست ہو سکتی ہے، جس سے انتظامیہ بیزار ہو سکتی ہے۔ ساتھی اسے غیر فعال، سمجھوتہ نہ کرنے والا، یا نظام سے ہم آہنگ نہ ہونے والا شخص قرار دے سکتے ہیں۔ اگر وہ اپنی لگن میں جوش اور جذبے کا اظہار کرے، تو اسے "حد سے زیادہ جذباتی" ہونے کا طعنہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ، چاہے وہ پختہ منطق کے ذریعے بات کرے یا مضبوط احساسات کے ساتھ، اسے ہر طرف سے تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اصول بمقابلہ سہولت پسندی

یہ کشیدگی اس لیے جنم لیتی ہے کیونکہ اکثر لوگ، خاص طور پر پیشہ ورانہ ماحول میں، سہولت اور فوری نتائج کو ترجیح دیتے ہیں۔ پیداواری اہداف، ڈیڈ لائنز (Deadlines) اور قلیل مدتی فوائد کو اکثر اس دیرپا دیانت داری پر فوقیت دی جاتی ہے جو نظر تو نہیں آتی مگر انتہائی ضروری ہوتی ہے۔ معیارات دراصل اسی دیانت داری کے تحفظ کے لیے وضع کیے جاتے ہیں۔ تاہم، جب پلک کے نام پر انہیں نظر انداز کیا جاتا ہے، تو اس کا نتیجہ پست معیار، شہرت کی تباہی اور بسا اوقات بڑے حادثات کی صورت میں نکلتا ہے۔

یہ مسئلہ صرف پیشہ ورانہ ماحول تک محدود نہیں ہے، بلکہ ایک معاشرتی مسئلہ بھی ہے۔ جب معاشرے سمجھوتوں کو قبول کر لیتے ہیں — جیسے کہ ناقص مصنوعات مارکیٹ میں بھیجنا، معیار کی جانچ پڑتال میں کوتاہی برتنا، یا کام چوری کرنا — تو پھر اصول بنیاد نہیں رہتے۔ وہ محض سودے بازی کا ذریعہ بن جاتے ہیں جنہیں مفادات کی بھیٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔

فہم و فراست میں پلک، سمجھوتے میں نہیں

سچی دیانت داری کا مطلب "اندھی ضد" ہرگز نہیں ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ انسان کسی بھی معیار کو سمجھنے کے لیے کھلا ذہن رکھے: اس کی تشریح پر بحث کرے، دوسروں سے وضاحت طلب کرے، اور ضرورت پڑنے پر اعلیٰ حکام سے بھی رجوع کرے۔ لیکن ایک بار جب معیار واضح طور پر متعین ہو جائے، تو دیانت داری کا تقاضا ہے کہ اس پر ثابت قدم رہا جائے۔ اس مقام پر سمجھوتہ کرنا پلک نہیں بلکہ خیانت ہے۔ لہذا، ہمیں پلک کی دو اقسام میں تمیز کرنی ہوگی:

- **نقطہ نظر میں پلک:** دوسروں کی بات سننا، وضاحت طلب کرنا اور ان سے سیکھنا۔
 - **اصولوں میں پلک:** کام کو آسان بنانے کے لیے معیارات میں نرمی کر دینا۔
- پہلی قسم ترقی کے لیے ناگزیر ہے، جب کہ دوسری قسم کردار کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔

دیانت داری کی قیمت اور ثمر

تاریخ اور روایات ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ نیکی اور سچائی کی راہ شاذ و نادر ہی ہموار ہوتی ہے۔ جیسا کہ دیوی نے ہرکولیس (Hercules) سے کہا تھا کہ اصول پسندی کا راستہ جدوجہد، مزاحمت اور بسا اوقات تنہائی کا راستہ ہے۔ لیکن یہ مشکلات دراصل تمغہ امتیاز ہیں — اس بات کا ثبوت کہ ایک شخص نے عارضی سکون کے لیے اپنی مستقل ساکھ اور دیانت داری کو قربان کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

آخر کار، تنقید یا اصول زندگی کی دشمن نہیں بلکہ اس بات کی گواہی ہے کہ آپ نے ایک بلند معیار کا انتخاب کیا ہے۔ دنیا شاید سہولت پسندی اور مصلحت پسندی کو سراہے، لیکن حقیقی عزت خدا کی نظر میں اور ضمیر کے سامنے صرف انہی کو ملتی ہے جو حق پر ڈٹ جاتے ہیں۔